سوال

(10) مرزائیوں سے دوستی اور قرابت داری قطعاً حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کہتے تو ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن رشتہ داریاں مرزائیوں سے کرتے ہیں ۔ ایک لڑکے اور لڑکی کا نکاح ربوہ میں پڑھا اور ایک کا نکاح مولانا شوق کی مسجد نور پارک میں پڑھا، اب لڑکے کی شادی مرزائیوں کے گھر کر رہے ہیں تو کیا ہمارا برات کے ساتھ جانا، کھانا پینا جائز ہے یا نہیں (مین بازار عبداللہ پور مسجد نور پارک فیصل آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ مرزائی خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری دونوں گروہ کافر ہیں اور ان کا کفر محتاج بیان نہیں رہا کہ علمائے کرام تو تقسیم ملک سے پہلے بھی ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر چکے تھے ۔ جیسا کہ شیخ الاسلام حضرت ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ کے رسالہ فسخ نکاح مرزائیاں سے ظاہر ہے ۔ اس رسالہ ہدایت مقالہ میں ہندوستان بھر کے تمام اہل حدیث ، حنفی ، دیوبندی اور بریلوی وغیرہ گروہوں کے تمام سر بر آوردہ اہل علم کی مہر تصدیق ثبت ہے اور اس رسالہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ نہ تو کسی مسلمان عورت کا کسی مرزائی نکاح ہو سکتا ہے اور نہ کسی مسلمان کو کسی مرزائی عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے ، اور اسی طرح اگر کوئی آدمی مرزائی ہو جائے اور اس کی بیوی مرزائی نہ ہو تو پہلا نکاح از خود فسخ ہو جاتا ہے ۔ عکس ذلک (مولانا امرتسری کے اس رسالے سے پہلے مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے مرزائیوں کے کفر پر ایک متفقہ فتویٰ اپنے اخبار "اشاعتہ السنہ" میں شائع کیا تھا، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کے فتاوے شامل تھے ، یہ سب سے پہلا فتویٰ تھا جو مولانا بٹالوی کی سعی و اہتمام سے مرتب اور شائع ہوا تھا (ص ۔ ی)

اس کے علاوہ بہاولپور کے جج اور راولپنڈی کے جج محمد اکبر صاحبان بھی تقسیم ملک سے پہلے اور بعد مرزائیوں کو کافر قرار دے چکے ہیں ۔ اور ان کے فیصلے کتابی شکل میں طبع ہو چکے ہیں اور پھر مزید براں یہ کہ پاکستان کی قومی اسمبلی بھی ستمبر 1947ء میں مرزائیوں کی دونوں شاخوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دے چکی ہے اور عالم اسلام نے بھی ان کو کافر قرار دے دیا ہے ، لہٰذا ندریں حالات مرزائیوں کے کسی گروہ کے کفر کے دلائل پیش کرنا تضیع اوقات کے سوا کچھ نہیں ۔ مختصر یہ کہ مرزائیوں کے دونوں ٹولے شرعاً اور قانوناً کافر اور مرتدوں کی اولاد ہیں ، اب نہ تو ان کے ساتھ مناکحت جائز ہے اور نہ ان کے ساتھ معاشرت اور خلا ملا جائز ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

وَلا تُمسِكوا بِعِصَمِ الكَوافِرِ (الممتحنہ: 10) یعنی ''کافرہ عورتوں کو نکاح میں نہ رکھو۔'' اسی طرح یہ بھی حکم ہے کہ کافر شخص کو مسلمان عورت کا رشتہ نہ دو۔ چنانچہ ارشاد ہے ولا تنكحو المشركين یعنی ''مشرک (کافر) مردوں کو نکاح نہ دو۔''

ان دونوں آیات شریفہ سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزائیوں کے ساتھ مناکحت قطعاً جائز نہیں اور جو شخص ان کے ساتھ مناکحت (رشتہ داری) کرتا ہے ۔ وہ بہر حال کافر

ہے، اس کے سعوی اسلام کا قطعا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے عمل سے قرآن مجید کی نصوص صریحہ کی تکذیب کر رہا ہے۔

اب رہا یہ کہ ایسے مرزائی کے لڑکے کی برات میں شرکت کرنا اور کھانا پینا تو واضح ہو کہ ان کی برات میں شرکت کرنا قطعا جائز نہیں کہ یہ بھی ان کی حوصلہ افزائی میں شامل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں متعدد نصوص صریحہ میں کافروں، یہودیوں اور عسائیوں سے دوستی کرنے سے سختی کے ساتھ روک دیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذُوا اليَهودَ وَالنَّصـٰرىٰ أَولِياءَ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِنكُم فَإِنَّهُ مِنهُم إِنَّ اللَّهَ لا يَهدِى القَومَ الظّـٰلِمينَ ٥١ ... سورة المائدة

کہ ''اے ایماندارو نہ دوستی اختیار کرو یہود و نصاری کے ساتھ وہ تو ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کی پینگ بڑھائے گا تو وہ انہی میں سے ہو جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدائت نہیں دیتا۔''

امام شوکانی اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ

الظاہر انہ خطاب للمومنین حقیقۃ.........

پھر مزید لکھتے ہیں:

ووجہ تعلیل النہی بہذہ الجملۃ (بعضہم أولیاء بعض) أنہا تقتضی أن ہذہ الموالاۃ ہی شأن ہؤلاء الکفار لاشأنکم، فلا تفعلوا ما ہو من فعلہم فتکونوا مثلہم، ولہذا عقب ہذہ الجملۃ التعلیلیۃ بما ہو کالنتیجۃ لہا فقال: "ومن یتولہم منکم فإنہ منہم" أي فإنہ من جملتہم وفی عدادہم وہو وعید شدید (فتح الباری ج2ص49)

کہ ''اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کافروں کی دوستی سے روک دیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ کافروں کے ساتھ دوستی کرنا کسی کافر کا کام ہے نہ کہ کسی مسلمان کا۔ لہذا تم ان کے ساتھ دوستی اور ربط ضبط مت رکھو ورنہ تم بھی انہی کے حکم میں شامل ہو جاؤ گے۔''

اور یہ دوستی ایسا کبیرہ گناہ ہے جو کہ کفر کی مستلزم ہے۔

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذوا ءاباءَكُم وَإِخوٰنَكُم أَولِياءَ إِنِ استَحَبُّوا الكُفرَ عَلَى الإيمـٰنِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِنكُم فَأُولـٰئِكَ هُمُ الظّـٰلِمونَ ٢٣ ... سورة التوبة

''اے اہل ایمان! نہ دوست رکھو تم اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو اگر وہ کفر کو ایمان کے مقابلے میں پسند کریں اور تم میں جو شخص ان کو دوست رکھے گا تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔''

(3) منافقین کے بارے میں فرمایا:

فَأَعرِضوا عَنهُم إِنَّهُم رِجسٌ وَمَأوىٰهُم جَهَنَّمُ ... ٩٥ ... سورة التوبة

''پس تم ان سے منہ پھیر لو کہ وہ گندے اور پلید لوگ ہیں۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

امام محمد بن علی سوکانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قال لما رد النبی ﷺ قال للمومنین لا تکلموہم ولا تجالسوہم فاعرضوا عنہم کما امر اللہ. (تفسیر فتح القدیر ج2ص97)

سدی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس لوٹے تو منافقین جھوٹے عذر پش کرنے لگے تو آپ ﷺ نے مومنوں کو حکم دیا کہ تم ان منفقوں سے نہ بات کرو اور نہ ان کے ساتھ بیٹھو اٹھو بلکہ ان سے منہ پھیر لو۔''

فَإِنَّ اللَّهَ لا يَرضىٰ عَنِ القَومِ الفـٰسِقينَ ٩٦ ... سورة التوبة

''پس بے شک اللہ تعالیٰ ان فاسقوں (منافقوں) سے راضی نہیں ہوگا۔''

مشہور مفسر سید معین الدین محمد بن عبدالرحمن شافعی المتوفیٰ 864ء لکھتے ہیں:

عن ابن عباس کانوا ثمانین من المنافقین امرنا حین قدمنا المدینة فاعرضوا عنھم کما امر اللہ (جامع البیان 283)

کہ جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے منافقین کی تعداد اس افراد پر مشتمل تھی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے تو ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم ان کے ساتھ گفتگو اور بیٹھنا اٹھنا بند کردیں۔

(5) امام ابن کثیر سورہ آل عمران کی آیت

هُوَ الَّذى أَنزَلَ عَلَيكَ الكِتـٰبَ مِنهُ ءايـٰتٌ مُحكَمـٰتٌ هُنَّ أُمُّ الكِتـٰبِ وَأُخَرُ مُتَشـٰبِهـٰتٌ فَأَمَّا الَّذينَ فى قُلوبِهِم زَيغٌ فَيَتَّبِعونَ ما تَشـٰبَهَ مِنهُ ابتِغاءَ الفِتنَةِ وَابتِغاءَ تَأويلِهِ وَما يَعلَمُ تَأويلَهُ ... ٧ سورة آل عمران

کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

«وعن عائشة رضی اللہ عنھا قالت: تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیة: هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ إلى قولہ: أُولُو الْأَلْبَابِ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فإذا رأیت الذین یتبعون ما تشابہ منہ، فأولئک الذین سمّی اللہ، فاحذروھم» (تفسیر ابن کثیر ج1ص345)

''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرما کر فرمایا کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات کا پیچھا کرتے ہوں تو یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن کی مذمت کی ہے۔ لہذا تم ان کی مجلسوں سے بچو۔''

مشہور اور نامور مفسر امام شوکانی لکھتے ہیں:

ولفظ ابن جریر وغیرہ الذین عنی اللہ فلا تجالسوھم (فتح القدیر ج1ص319،318)

کہ متشابہ آیات پر بحث کرنے والے ہی اللہ نے اس آیت میں مراد لئے ہیں۔ لہذا تم ان گمراہوں کے ساتھ میل ملاپ اور بیٹھنا اٹھنا نہ رکھو۔

ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ مرزئیوں کے دونوں گروہوں سے رشتہ داری کرنا، میل ملاپ رکھنا۔ ان کی تقریبات میں شمولیت کرنا اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا وغیرہ قطعاً جائز نہیں۔ ورنہ عذاب الٰہی کا خطرہ خارج از امکان نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس خطرہ کا الارم بھی دے رکھا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت

قُل إِن كانَ ءاباؤُكُم وَأَبناؤُكُم وَإِخوٰنُكُم وَأَزوٰجُكُم وَعَشيرَتُكُم وَأَموٰلٌ اقتَرَفتُموها وَتِجـٰرَةٌ تَخشَونَ كَسادَها وَمَسـٰكِنُ تَرضَونَها أَحَبَّ إِلَيكُم مِنَ اللَّهِ وَرَسولِهِ وَجِهادٍ فى سَبيلِهِ فَتَرَبَّصوا حَتّىٰ يَأتِىَ اللَّهُ بِأَمرِهِ وَاللَّهُ لا يَهدِى القَومَ الفـٰسِقينَ ٢٤ ... سورة التوبة

لہذا ان لوگوں کی برات میں شمولیت سے باز رہنا ضروری اور ناگزیر امر ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص126

محدث فتویٰ